کراچی کے شیخ الحدیث مفتی عطاء المصطفی اعظمی کا وصالِ پُرملال

Tue, 16 Apr , 2024
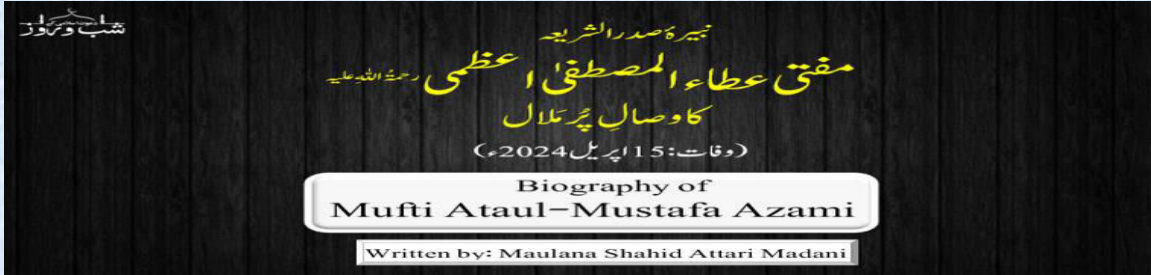
راقم الحروف فقیر قادری عفی عنہ کو کراچی کے دو کرم فرما مولانا محمد عمیر عطاری اور حاجی اشعر عطاری نے خبر دی کہ نبیرۂ صدرالشریعہ، جگر گوشۂ محدثِ کبیر، استاذالعلماء حضرت علامہ مفتی عطاء المصطفی اعظمی مصباحی نوری رحمۃُ اللہِ علیہ بحالتِ سفر عمرہ "طائف، عرب شریف" میں ایکسیڈنٹ ہونے کے سبب 6 شوال المکرم 1445ھ مطابق 15 اپریل 2024ء کو شہادت پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن ۔ اللہ پاک ان کی مغفرت فرمائے، ان کی تربت کو جنت کا باغ بنائے، بروز قیامت بلا حساب جنت میں داخل فرمائے، انکی تدریسی، تصنیفی، فتاویٰ نویسی، دینی و تبلیغی اور ملی تمام خدمات قبول ہوں۔ اللہ پاک ان کے والد گرامی محدث کبیر مفتی ضیاء المصطفی اعظمی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ ، ان کے بھائیوں اور بیٹوں محترم ریاض المصطفی اعظمی ، محترم عبدالمصطفی اعظمی ، محترم مصطفی رضا اور دیگر لواحقین کو صبر واجر عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خاتم النَّبِیّن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ راقم الحروف نے زمانۂ طالبِ علمی میں ان کی کتاب ضیاء العارفین ترجمہ منہاج العارفین اور رسالہ مسئلہ کف ثوب کا مطالعہ کیا تھا۔ مفتی صاحب کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے:

پیدائش وخاندان :

استاذالعلماء حضرت مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی مرحوم کی پیدائش 14 رجب 1384ھ مطابق 19 نومبر 1964ء کو صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ کے صاحبزادے محدث کبیر حضرت

علامہ مفتی ضیاء المصطی اعظمی دامت برَکاتُہمُ العالیہ کے گھر بمقام بڑا گاؤں، مدینۃ العلماء گھوسی ، ضلع مؤسابق اعظم گڑھ اترپردیش ہند میں ہوئی۔

تعلیم وتربیت:

ناظرہ قرآن پاک ،اردووفارسی قاعدہ اپنی دادی جان کے پاس قادری منزل میں پڑھا،1354ھ مطابق 1974ء کو شمس العلوم گھوسی میں داخلہ لیا، یہاں انھوں نے مولانا سیف الدین اور مولانا محمد عاصم اعظمی سے استفادہ کیا۔ایک سال بعد آپ ہند کے سب سے بڑے علمی مرکز جامعۃ الاشرفیہ مبارکپور،اعظم گڑھ ،ہند میں منتقل ہوگئے ، یہاں انھوں نے والد گرامی محدث کبیر مفتی ضیاءالمصطفی اعظمی ،بحرالعلوم مفتی عبدالمنان اعظمی ، شیخ القرآن علامہ عبداللہ خان عزیزی، محدث جلیل علامہ عبدالشکور گیاوی، استاذالعلماء علامہ نصیرالدین مصباحی، ادیب شہیر علامہ یاسین اختر مصباحی ، مولانا حافظ افتخار احمد قادری، قاضی محمد شفیع اعظمی، علامہ محمد اعجاز مبارکپوری، قاری ابوالحسن مصباحی اور قاری محمد عثمان گھوسوی سے شرف تلمذ پایا۔دوران تعلیم والد گرامی محدث کبیر کے حکم سے آپ حافظ ملت علامہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی رحمۃُ اللہِ علیہ کے گھر کا سوداسلف لاتے ،حافظ ملت آپ پر انتہائی شفقت ومحبت فرماتے اور تربیت فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے استاذ سراج الفقہا، محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی نظام الدین رضوی صاحب تحریر فرماتے ہیں :حضرت مولانا عطاء المصطفی اعظمی مصباحی صاحب کی چند کتابیں بھی میرے زیر درس رہیں، مولانا محنتی ہونے کے ساتھ بڑے مؤدب تھے، مطالعۂ کتب اور عبارات کے حل کرنے کا ذوق شوق بہت عمدہ تھا۔

بیعت و دستار فضیلت:

زمانۂ طالبِ علمی میں ہی آپ نے 17 ربیع الاول 1396ھ مطابق 19 مارچ 1976ء کو مفتیٔ اعظم ہند مفتی محمد مصطفی رضاخان نوری رحمۃُ اللہِ علیہ سے سلسلۂ قادریہ رضویہ نوریہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا جبکہ

سلسلۂ قادریہ ودیگر سلاسل کی خلافت تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے ذوالحجہ 1409ھ اوروالد گرامی محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ اعظمی مدظلہ نے 1410ھ میں عطافرمائی۔ آپ 1403ھ مطابق 1983ء کو فارغ التحصیل ہوئے اور درس نظامی مکمل کرنے پر دستارِ فضلیت سے نوازے گئے۔ آپ نے الہ آباد یونیورسٹی سے 1979ء میں عالم اور 1982ء میں فاضل عربی کی اسناد حاصل کیں۔

شادی واولاد:

آپ کا نکاح اگست 1984ء میں اپنی پھوپھی زاد بہن سے ہوا،اور رخصتی جولائی 1987ء میں کی گئی۔ آپ کے تین بیٹے ریاض المصطفی اعظمی، عبدالمصطفی اعظمی، مصطفی رضا اعظمی اور تین بیٹیاں ہیں۔

تدریس وفتاویٰ نویسی:

فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ نے درس نظامی کی تدریس کا آغاز دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی ضلع بستی یوپی ہند میں کیا،اسی دوران فتاویٰ نویسی کا بھی آغاز کیا۔ایک سال بعد آپ دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی تشریف لے آئے اور ستمبر 1985ء تا 15 جنوری 2011ء تک تقریبا 26 سال تدریس فرماتے ہیں، یہاں انہیں مفتی اعظم پاکستان مفتی وقارالدین قادری صاحب کی صحبت حاصل ہوئی اوران کے وصال (1993ء)تک ان کی نگرانی میں فتاویٰ نویسی کرتے رہے،ان کے وصال کے بعد مفتی دارالعلوم کے منصب پر فائز ہوئے۔2003ء میں انھوں نے دارالعلوم صادق الاسلام لیاقت آباد کراچی میں امجدی دارالافتاء قائم کیا اوراب تک اس میں رئیس امجدی دارالافتاء کے منصب پر فائز تھے۔بلاشبہ آپ نے ہزاروں فتاویٰ جاری فرمائے، جنہیں جمع کیاجائے تو کئی جلدوں پر مشتمل فتاویٰ کا عظیم الشان اور ضخیم انسائیکلوپیڈیا بن سکتاہے ۔2003ء میں آپ نے دارالعلوم صادق الاسلام میں بعد عشاء درس نظامی کا آغاز فرمایااور 2011ء میں مکمل طور پر اپنی تدریسی خدمات یہیں سرانجام دینے لگے۔ تاوقتِ وصال یہاں شیخ الحدیث کے منصب

پر فائز تھے۔ تدریس سے آپ کو کتنا لگاؤ تھا، اس کا اندازا اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب کوئی طالبِ علم آپ سے کسی وقت بھی کوئی کتاب پڑھنے کی درخواست کرتا تو آپ رد نہ فرماتے اور اسے پڑھا دیا کرتے تھے۔

دیگر دینی خدمات:

تدریس وفتاویٰ نویسی کے ساتھ امامت وخطابت اور روحانی علاج کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ احقاقِ حق ہو یا ابطال باطل، جلوس میلاد ہو یا گھر گھر محافل ومجالس آپ سب میں متحرک رہتے تھے۔ کتابوں کے مطالعے سے تو آپ کا خاص شغف تھا، تصنیف وتالیف پر نظر ڈالیں تو آپ تین درجن کے قریب کتب رسائل لکھ چکے تھے۔ جن میں سے مطبوع وغیر مطبوع کچھ کتابوں کے نام یہ ہیں: (1) ضیاء النحو (2) ضیاء الصرف (3) ضیاء فارسی (4) فارسی کی پہلی کتاب کا حاشیہ (5) ضیاء المنطق (6) ضیاء اصول حدیث (7) ترجمہ صرف میر (9) ترجمہ مشکوۃ المصابیح شریف (10) ترجمہ منیۃ المصلی (11) منہاج العارفین ترجمہ منہاج العابدین (12) جنوں کی دنیا ترجمہ لقط المرجان فی احکام الجان (13) جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (14) فضائل سیدنا صدیق اکبر (15) حسن قرات (16) کف ثوب (17) بہارِ اعتکاف (18) راحت القلوب (19) سلام کے فضائل واہمیت (20) سماع موتیٰ (21) نماز کا طریقہ (22) فضائل شعبان المعظم (23) فضائل رمضان المبارک (24) پرائز بانڈ پر انعام لینا جائز ہے۔ (25) حج وعمرہ ایک نظر میں (26) سوانح رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری وغیر ہم۔

اللہ پاک ان کی دینی خدمات کو قبول فرمائے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مضمون کا ماخذ: راقم فقیر قادری عفی عنہ نے یہ مضمون مولانا عامر امجدی مد ظلہ کے 16 صفحات پر مشتمل رسالے "تذکرہ مفتی عطاء المصطفی اعظمی "پیشکش: تاج الشریعہ فاؤنڈیشن کراچی کی مدد سے لکھا ہے۔

فقیر قادری ابوماجد محمد شاہد مدنی عطاری عفی عنہ

7 شوال 1445ھ مطابق 16، اپریل 2024ء